فقہ واجتہاد

حافظ مسعود عالم

مسلم اور غیر مسلم شاتم رسول کی سزا

قرآن وسنت، اجماع اور ائمہ امت کے اقوال کی روشنی میں

حمد وثنا کے بعد! رسول اکرم ﷺ کے اکرام واحترام، تعظیم وتوقیر کے حوالے سے اُمت مسلمہ کی جو ذمہ داری ہے، قرآنِ مجید میں اس کو واضح طور پر بیان کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اُمت کو کس طرح ان فرائض کو ادا کرنا چاہیئے۔ رسول اکرم ﷺ کے اکرام واحترام اور آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر کے حوالے سے ہر مسلمان کا اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا دینی فرض ہے۔

قرآنِ مجید میں آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ اور حق کو بالکل واضح طور پر بیان فرمادیا گیا ہے۔ بالخصوص سورۃ الاحزاب، سورۃ الحجرات، سورۃ النور اور سورۃ التوبہ کے مطالعے سے واضح ہو جاتاہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کی توقیر اور آپ کے ادب واحترام اور تعظیم کے کیا تقاضے ہیں؟ اور مسلمانوں سے اس سلسلے میں کیا مطلوب ہے؟

رسولِ اکرم ﷺ کی اہانت، تحقیر، سب یا شتم کا مرتکب شخص اگر اسلام کا دعویدار ہے تو اس کا یہ دعویٰ بالکل جھوٹا ہے۔ رسول اکرم ﷺ کا اَدب نہ کرنا، آپ سے بغض رکھنا ایمان کے منافی ہے۔ اہلِ علم نے آپ ﷺ سے اور آپ کے دین سے بغض کو اعتقادی نفاق میں شمار کیا ہے۔ اور اگر مسلمان سے توہین رسالت، سب وشتم کا فعل صادر ہو تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ صرف ارتداد ہی نہیں بلکہ اس کا یہ عمل زندقہ اور الحاد کے زمرے میں آتا ہے۔ چنانچہ ایسا شخص مرتد، ملحد اور زندیق ہو گا اور اس کی جو سزا قرآن وسنت اور سیرت خلفاے راشدین اور فقہا و مجتہدین اور علماے حدیث کے اتفاق سے سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ ایسا شخص واجب القتل ہے۔ اور اس کے لئے کسی معافی کی کوئی گنجائش نہیں۔ الموسوعة الفقهية الكويتية میں ہے کہ

إذا سبّ مسلم النبي ﷺ فإنه يكون مرتدًا بلاخلاف[1]

① الموسوعة الفقهية الكويتية ٢٤/١٣٦

www.Kitabosunnat.com

''اگر مسلمان نبی ﷺ کو گالی دے گا تو وہ شخص بلا اختلاف مرتد ہو جائے گا۔''

آپ ﷺ پر سب و شتم کے معاملے میں اہل علم نے وضاحت کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ پر طعن و تشنیع کرنا، آپ کی تنقیص اور توہین کرنا، آپ کی ذاتِ گرامی کے لئے یا آپ کے نسب شریف کے لئے، آپ ﷺ کے دین و شرع کے لئے یا آپ ﷺ کی صفات اور عادات و خصائل کے لئے کوئی اس طرح کے الفاظ ادا کرتا ہے تو یہ کام ارتداد اور کفر کا مظہر ہیں اور ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ جب وہ مرتد ہو جاتا ہے تو اللہ ربّ العزت نے اس کے لئے جو سزا متعین فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اللہ رب العزت اس جہاں کے فرمانروا ہیں اور محمد ﷺ اللہ کے فرستادہ، سفیر اور اللہ کے دین کے پہنچانے والے ہیں، اللہ ربّ العزت نے ان کے لئے خود یہ مرتبہ مقرر فرمایا ہے کہ ان کا احترام کیا جائے، ان کی تکریم کی جائے اور ان کی تعظیم و توقیر کی جائے۔

مسلم شاتم رسول کے ارتداد، کفر اور قتل پر قرآنی دلائل

① سورہ توبہ میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے

وَ مِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلْ اُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ يُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (آیت:٦١)

''اور ان میں بعض ایسے ہیں جو پیغمبر ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ شخص نرا کان ہے۔ (ان سے) کہہ دو کہ (وہ) کان (ہے تو) تمہاری بھلائی کے لئے اور اللہ کی اور مومنوں (کی بات) کا یقین رکھتا ہے۔ اور جو لوگ تم میں ایمان لائے ہیں اُن کے لئے رحمت ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں اُن کے لئے عذابِ الیم (تیار) ہے۔''

اس آیت میں صراحت سے تذکرہ ہے کہ آپ ﷺ کو اذیت پہنچانا، تکلیف دینا بڑا جرم ہے۔ اور جو اس کا ارتکاب کرتے ہیں: وَ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

''اور جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو رنج پہنچاتے ہیں ان کے لئے عذابِ الیم ہے۔''

پھر اسی سیاق میں یہ بات ذکر فرمائی کہ ایسا کرنا اللہ اور رسول کی مخالفت ہے اور اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلانِ جنگ ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمُوْۤا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ (التوبۃ٦٣)

www.Kitabosunnat.com

''کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کے لئے جہنم کی آگ (تیار) ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا؟ یہ بڑی رسوائی ہے۔''

محادہ، مخالفہ، مشاقہ اختلاف کسی کے بالکل برعکس ہو جانے کو کہا جاتا ہے کہ وہ اختلاف کرنے والا ایک جانب ہے اور جس سے اختلاف کر رہا ہے وہ دوسری جانب ہے۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی سزا یہ ہے اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ یہاں ایذا کے بعد 'محادہ' کا ذکر ہوا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایذا رسانی ہی رسول اکرم ﷺ کا محادہ ہے۔

٢ سورہ مجادلہ میں اللہ ربّ العزت نے فرمایا:

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ا(آیت:22)

''جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ اُن کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہیں۔''

جب اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محادّہ کرنے والے کے ساتھ کوئی اہل ایمان محبت نہیں کر سکتا ہے اور اس آدمی سے محبت کرنے والا مؤمن نہیں ہو سکتا تو وہ شخص کہاں مؤمن ہو سکتا ہے جو خود محادہ کا ارتکاب کرے۔ اس لئے اس آیت سے ایسے شخص کے ایمان کی قطعاً نفی ہو جاتی ہے۔

٣ دوسرے مقام پر فرمایا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (المجادلہ: ۵)

''جو لوگ اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ اسی طرح ذلیل کئے جائیں گے جس طرح ان سے پہلے لوگ ذلیل کئے گئے تھے اور ہم نے صاف اور صریح آیتیں نازل کر دی ہیں اور جو نہیں مانتے، ان کو ذلت کا عذاب ہو گا۔''

کبت کا لفظ ہلاکت، تذلیل اور نابود کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ایسی وعید اہل

www.Kitabosunnat.com

ایمان کے لئے نہیں بلکہ صرف کفار کے لئے ہوتی ہے۔

④ سورہ توبہ میں ہے:

يَحۡذَرُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ اَنۡ تُنَزَّلَ عَلَيۡهِمۡ سُوۡرَةٌ تُنَبِّئُهُمۡ بِمَا فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ‌ؕ قُلِ اسۡتَهۡزِءُوۡا‌ ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخۡرِجٌ مَّا تَحۡذَرُوۡنَ ۞ وَلَـئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ‌ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ (آیات:۶۴،۶۵)

”منافق ڈرتے رہتے ہیں کہ ان (کے پیغمبر ﷺ) پر کہیں کوئی ایسی سورت (نہ) اُتر آئے کہ ان کے دل کی باتوں کو ان (مسلمانوں) پر ظاہر کردے۔ کہہ دو کہ ہنسی کیے جاؤ جس بات سے تم ڈرتے ہو، اللہ اس کو ضرور ظاہر کردے گا۔ اور اگر تم ان سے (اس بارے میں) دریافت کرو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی بات چیت اور دل لگی کرتے تھے۔ کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول ﷺ سے ہنسی کرتے تھے؟“

پھر فرمایا:

”بہانے نہ بناؤ، ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کردیں تو دوسری جماعت کو سزا بھی دیں گے، کیونکہ وہ گناہ کرتے رہے ہیں۔“ (التوبہ:۶۶)

استہزا جس کے بارے میں بعض اوقات یہ عذر پیش کیا جاسکتا ہے کہ یہ غیر سنجیدہ عمل تھا، اس کے پیچھے مقصد اور ارادہ نہیں تھا۔ ایسے ہی زبان پر یہ بات آگئی، اس میں قصد اور ارادہ شامل نہیں تھا۔ لیکن اس کو بھی اللہ ربّ العزت نے کفر سے تعبیر فرمایا ہے: قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ تو اگر غیر ارادی طور پر اور غیر سنجیدگی کے ساتھ یہ عمل کیا جائے تو پھر بھی یہ کفر ہے۔ سب و شتم کرنے والا تو عمداً اور ارادۃً اس کا ارتکاب کرتا ہے، اس لئے اس کے کفر اور نفاق میں کوئی شک نہیں ہوسکتا ہے۔

⑤ سورۃ الاحزاب میں اللہ تعالیٰ نے مزید اس کی وضاحت فرمائی ہے:

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُؤۡذُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمۡ عَذَابًا مُّهِيۡنًا اور مَّلۡعُوۡنِيۡنَ‌ ۛۚ اَيۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا وَقُتِّلُوۡا تَقۡتِيۡلًا

”اور جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں، ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔“

جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں، یہ لعنت کے مستحق ہیں اور عذابِ مہین ان کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ دنیا اور آخرت کی لعنت اور عذابِ مہین کا ان کے لئے تیار

www.Kitabosunnat.com

ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ایسا شخص صاحبِ ایمان نہیں ہو سکتا۔

اگلی آیت میں اس لعنت کا اس طرح ذکر فرمایا کہ مَّلۡعُوۡنِيۡنَ ۛ یہ لعنت زدہ ہیں جہاں کہیں پائے جائیں اَيۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا اُخِذُوۡا انہیں پکڑ لیا جائے اور بری طرح سے قتل کر دیا جائے۔

مسلم شاتم رسول کے ارتداد، کفر اور قتل پر سنتِ رسول ﷺ سے دلائل

سنتِ رسول میں بھی ہمیں یہی بات ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تضحیک اور آپ پر شتم کرنے والا شخص مرتد ہے اور اس کو قتل کر دینا چاہیئے۔

① سنن ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ ''ایک نابینا صحابی نے اپنی اُمّ ولد لونڈی کو نبی ﷺ کو گالیاں دینے کی وجہ سے قتل کر دیا۔ آپ ﷺ کو پتہ چلا تو فرمایا: ''اس کا خون رائیگاں ہے۔''①

یہ حدیث دلیل ہے کہ اہانت رسول ﷺ کرنے والے شخص کا خون بہایا جائے اور اس کے لئے کوئی احترام اور تحفظ نہیں ہے۔

② حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

''میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔ آپ کسی شخص سے ناراض ہوئے تو وہ بھی جواباً بدکلامی کرنے لگا۔ میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! مجھے اجازت دیں، میں اِس کی گردن اُڑا دوں۔ میرے ان الفاظ کو سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا غصہ ختم ہو گیا۔ آپ وہاں سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے۔ گھر جا کر مجھے بلوایا اور فرمانے لگے: ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا: کہا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے اجازت دیں میں اس گستاخ کی گردن اُڑا دوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔ اگر میں تم کو حکم دے دیتا تو تم یہ کام کرتے؟ میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تو میں ضرور اس کی گردن اڑا دیتا۔ آپ نے فرمایا:

نہیں! اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں کہ اس سے بدکلامی کرنے والے کی گردن اُڑا دی جائے۔② (یعنی رسول اللہ ﷺ کی شانِ اقدس

---

① سنن ابوداود: 4361، سنن نسائی: 4070

② سنن ابوداود: 4363

www.Kitabosunnat.com

میں گستاخی کرنے والے کی ہی گردن اُڑائی جائے گی)

علامہ خطابی نابینا صحابی والی حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

فيه بيان أن سابّ النبي ﷺ مهدر الدم وذلك ان السب منها لرسول الله ﷺ ارتداد عن الدين ولا أعلم أحد من المسلمين اختلفوا في وجوب قتله[①]

''اس حدیث میں یہ وضاحت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والے کا خون رائیگاں ہے۔ کیونکہ اس لونڈی کا نبی کو گالی دینا دین سے ارتداد تھا، اور میرے علم کے مطابق مسلمانوں میں سے کسی ایک نے بھی اس کے واجب القتل ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔''

شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اس مسئلہ میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور مسئلہ مذکورہ میں متعدد روایات نقل کی ہیں، تفصیل کے لئے مذکور کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

غیر مسلم شاتم رسول کے نقض عہد اور قتل پر قرآنِ کریم سے دلائل

اگر کوئی ایسا شخص جو غیر مسلم مگر اسلامی مملکت کا شہری ہے، اسے ذمی اور معاہد کہا جاتا ہے۔ ایسا شخص بھی اگر آپ ﷺ کی توہین کا مرتکب ہوتا ہے اور آپ ﷺ پر سب وشتم کرتا ہے تو اس سے اس کا عہد ختم ہو جاتا ہے اور وہ بھی قتل کی سزا کا مستحق ٹھہرے گا۔

قرآن مجید میں اس امر کی نشاندہی کی گئی ہے۔ سورۃ التوبہ میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهٖۤ اِلَّا الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ (آیت: 7)

''بھلا مشرکوں کے لئے (جنہوں نے عہد توڑ ڈالا) اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک عہد کیونکر (قائم) رہ سکتا ہے؟ ہاں جن لوگوں کے ساتھ تم نے مسجدِ محترم (یعنی خانہ کعبہ) کے نزدیک عہد کیا ہے، اگر وہ (اپنے عہد پر) قائم رہیں تو تم بھی اپنے قول وقرار (پر) قائم رہو۔ بے شک اللہ پرہیزگاروں کو دوست رکھتا ہے۔''

اس آیت میں یہ کہا گیا کہ اگر اس عہد کے تقاضے پورے کریں فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ تو تم

---

① معالم السنن: ۳/ ۲۹۶

www.Kitabosunnat.com

بھی اس عہد کی پاسداری کرو۔ اور ان کو تحفظ دو اور اگر ایسا نہ کریں:

وَ اِنۡ نَّکَثُوۡۤا اَیۡمَانَهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ عَهۡدِهِمۡ وَ طَعَنُوۡا فِیۡ دِیۡنِکُمۡ فَقَاتِلُوۡۤا اَئِمَّةَ الۡکُفۡرِ ۙ اِنَّهُمۡ لَاۤ اَیۡمَانَ لَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ یَنۡتَهُوۡنَ (التوبہ: ۱۲)

''اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کرنے لگیں تو (ان) کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو۔ (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ عجب نہیں کہ (اپنی حرکات سے) باز آجائیں۔''

یعنی عہد توڑ دیں تو پھر ان سے قتال کرنا تمہارا فرض ہے، اس میں پس و پیش سے کام نہیں لینا چاہئے۔ پھر مؤمنین کی غیرتِ ایمانی کو جھنجوڑتے ہوئے کہا:

اَلَا تُقَاتِلُوۡنَ قَوۡمًا نَّکَثُوۡۤا اَیۡمَانَهُمۡ وَ هَمُّوۡا بِاِخۡرَاجِ الرَّسُوۡلِ وَ هُمۡ بَدَءُوۡکُمۡ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخۡشَوۡنَهُمۡ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشَوۡهُ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (التوبہ: ۱۳)

''بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو (جنہوں نے اپنی) قسموں کو توڑ ڈالا اور اللہ کے پیغمبر ﷺ کو جلاوطن کرنے کا عزمِ مصمم کرلیا اور اُنہوں نے تم سے (عہد شکنی کی) ابتدا کی؟ کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ ڈرنے کے لائق اللہ ہے بشرطیکہ ایمان رکھتے ہو۔''

یعنی کیا ان لوگوں کے خلاف اقدام کرنے میں تم پس و پیش کروگے، کیوں آگے نہیں بڑھتے:

قَاتِلُوۡهُمۡ یُعَذِّبۡهُمُ اللّٰهُ بِاَیۡدِیۡکُمۡ وَ یُخۡزِهِمۡ وَ یَنۡصُرۡکُمۡ عَلَیۡهِمۡ وَ یَشۡفِ صُدُوۡرَ قَوۡمٍ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۙ وَ یُذۡهِبۡ غَیۡظَ قُلُوۡبِهِمۡ (التوبہ: ۱۴، 15)

''اُن سے خوب لڑو۔ اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مؤمن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔''

اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دے رہے ہیں کہ ان سے قتال کیا جائے۔ ''اللہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے اِنہیں عذاب دے گا۔'' اِنہیں رسوا کرکے ذلیل کرکے اللہ عزوجل مسلمانوں کے سینے ٹھنڈے کرنا چاہتے ہیں اور ان کی مدد فرمانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی معاہد غیر مسلم ہو، مسلمان حکومت کا شہری تو اس کا بھی یہ تحفظ ختم ہو جاتا ہے اور وہ اس بات کا حق دار اور سزاوار ہوتا ہے کہ اس کو قتل کردیا جائے۔

احادیث رسول سے ذمی اور معاہد شاتم رسول کے قتل اور نقض عہد کے دلائل

① **پہلی دلیل:** کعب بن اشرف یہودی معاہد تھا اور مدینہ کی ریاست کا شہری تھا، لیکن

www.Kitabosunnat.com

جب اس نے رسول اکرم ﷺ کی توہین میں زبان کھولی آپ کی ہجو کا ارتکاب کیا مسلمانوں کو تکلیف دی تو رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ «من لكعب بن الأشرف فإنه قد آذى الله ورسوله» کون ہے جو اس کا کام تمام کرے گا یہ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتا ہے۔ پھر محمد بن مسلمہ اس مہم کے لئے آگے بڑھے۔ چند صحابہ نے ان کا ساتھ دیا اور اُنہوں نے جا کر کعب بن اشرف کو کیفر کردار تک پہنچایا۔[۱]

۲ **دوسری دلیل:** ابو رافع سلام بن ابی الحقیق بھی یہودی تھا، اس کا کام رسول اکرم ﷺ کو اذیت پہنچانا اور آپ ﷺ سے متعلق بدگمانی پھیلانا تھا۔ آپ ﷺ نے اس کے خلاف بھی مہم بھیجی اور عبداللہ بن عتیق کو ذمہ داری سونپی اور اُنہوں نے جا کر اس کا کام تمام کر دیا۔[۲]

قرآن وسنت کے دلائل اس امر کے متقاضی ہیں کہ شانِ رسالت میں گستاخی کے مرتکب شخص، چاہے وہ مسلم ہو یا کافر کا زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔

اِجماعِ امت اور اقوال اہل علم سے ثبوت

امام ابو یوسفؒ نے کتاب الخراج میں یہ بات نقل فرمائی ہے کہ: وأيما مسلم سبّ رسول الله ﷺ أو كذبه أو عابه أو تنقصه فقد كفر بالله وبانت منه امرأته فان تاب وإلا قتل وكذلك المرأة ...

''جس مسلمان نے بھی رسول اللہ ﷺ کو گالی دی، آپ کی تکذیب یا توہین کی تو وہ کافر ہو گیا، اس کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی، اگر توبہ کرتا ہے۔ ورنہ قتل کر دیا جائے گا اسی طرح (گستاخ) عورت بھی (یہی سزا پائے گی)۔''

مطرف نے مالکؒ سے نقل کیا ہے کہ

''من سبّ النبي ﷺ من المسلمين قُتل ولم يستتب''

''مسلمانوں میں سے جس نے بھی محمد ﷺ کو گالی دی قتل کر دیا جائے گا اور توبہ قبول

---

۱ صحیح بخاری:2510

۲ صحیح بخاری:4039

www.Kitabosunnat.com

نہیں کی جائے گی۔“

امام اسحق بن راہویہ فرماتے ہیں:

” أجمع المسلمون على أن من سبّ الله أو سبّ رسوله ﷺ أو دفع شيئا مما أنزل الله عزوجل أو قتل نبيا من أنبياء الله عزوجل أنه كافر بذلك وإن كان مقرًّا ما أنزل الله“

”مسلمانوں کا اس امر پر اجماع ہے کہ جس نے اللہ کو گالی دی یا رسول اللہ کو گالی دی یا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کسی شے کو رد کیا، یا انبیاء اللہ میں سے کسی نبی کو قتل کیا، وہ کافر ہے اگرچہ اللہ کی نازل کردہ چیزوں پر ایمان ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔“[1]

علمانے اس مسئلے میں اجماع نقل کیا ہے جس طرح کہ اجماع ابن المنذر میں ہے:

”أجمع عوام أهل العلم على أن حدّ من سبّ النبي ﷺ القتل“

”اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے، اس کی حد قتل کرنا ہے۔“

رہی بات کہ جو شخص ہمارے دائرہ اختیار میں نہیں، اس پر ہم تسلط اور نفوذ نہیں رکھتے وہ ایسے فعل کا ارتکاب کرے تو اس صورتِ حال میں اس کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ (الحجر:95)

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جس جس نے بھی آپ ﷺ کا استہزا کیا اور تمسخر اُڑایا اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک ایک کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

ابو جہل کو بدر میں، اور ابو لہب کو نمونہ عبرت بنادیا گیا، عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ، اَسود بن عبد یغوث، اَسود بن عبد المطلب یہ تمام نام اس انجام کا مظہر ہیں جو اللہ رب العزت ایسے لوگوں کا فرمایا کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ ہمارے دائرہ عمل اور اختیار کے اندر ہیں، وہاں ہمیں اس فرض کا احساس کرنا چاہئے۔ اور اس حق کو ادا کرنا چاہئے جو اللہ نے ہمارے ذمہ لگایا ہے کہ: لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ (الفتح:۹)

---

[1] الصارم المسلول ص ۳۲

www.Kitabosunnat.com